حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

29-December-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى یُبَلِّغَنِیْهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ یعنی وہ 10 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جن کو مالکِ جنت و کوثر، شاہِ بحر وبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بِشارت ارشاد فرمائی، اُن میں سے ایک جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی کی سِیرتِ مُبارکہ کے چند گوشے بیان کرنے کی سَعادت حاصل کی جائے گی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 311)

سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سِیرتِ مُبارکہ کا ایک واقعہ جو کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قَبولِ اِسلام کا سبب بنا، بَیان کیا جائے گا۔ اس کے بعد اِن عظیم صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام، نَسَب، کُنیت، اَلقابات اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کے رشتے کا ذکر ہو گا۔ پھر ان کا حُلیہ، دُنیا سے بے رَغْبَتی، سَخاوت اور چند فَضائل پیش کئے جائیں گے۔ آخر میں ان کے سفرِ آخرت کا ذِکرِ خَیر کرنے کے ساتھ ساتھ ناخُن

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

کاٹنے کے مَدَنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے۔ آیئے اوّلاً ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بصرہ کا راہب اور قُرَشی تاجر:

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِظْہارِ نُبُوَّت سے قبل اَمِیْرُ الْمُومِنِیْن حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبیلہ بَنُو تَیْم کا ایک تاجِر، تِجارت کی غَرَض سے بصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہب اپنے عبادت خانہ (گرجا گھر) میں مَوْجُود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سَرزمینِ عرب سے آنے والے ان مُعَزَّز تاجِروں سے ذرا یہ تو مَعْلُوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم (یعنی مکہ مُکرمہ) کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعَزَّز قریشی تاجر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہب کو مَعْلُوم ہوا تو اس نے بڑی بیتابی سے اس قریشی جوان سے پوچھا: کیا آپ کے ہاں اَحمد نامی کسی ہستی کا ظُہُور ہوا ہے؟ تاجر نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو راہب نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تعارُف کچھ یُوں کرایا: یہ حضرتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نُورِ نظر، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لَخْتِ جگر ہیں۔ ان کے ظُہُور کا ماہِ مُبارَک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظہور سرزمینِ حرم (مکۃُ المکرَّمہ) سے ہو گا، پھر وہ اس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شوْر زدہ (ناقابلِ زراعت) ہو گی، مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثْرت سے ہوں گے، تمہیں تو ان کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہونا چاہئے۔

وہ قریشی تاجِر کہتے ہیں کہ راہب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل پڑا، یہاں تک کہ مکہ مُکرمہ پہنچ کر ہی دَم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبدُ اللہ، جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، اُنہوں نے نُبُوّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قحافہ (یعنی امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ان پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: کیا آپ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! اور چلو تم بھی ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو، کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔ تاجر کا دِل راہب کی باتوں سے اِسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ عاشقِ اکبر، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید مُتاثر ہوا اور اس نے راہب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چُنانچہ، اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجر کو لے کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بصرہ کے راہب اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی باتوں سے مُتاثر ہونے والا یہ قریشی تاجر آخرکار، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ بابرکت سے وابستہ ہو کر مُسلمان ہو گیا اور جب اس نے آپ کو راہب کی باتیں بتائیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من تقدم اسلامہ من الصحابۃ ۲/۱۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو! قریش کا وہ خُوش نصیب تاجر کوئی اور نہیں بلکہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک پیارے صحابی حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزُولِ رَحْمت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مُبارک زِندگی کے گوشوں سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام ونَسَب، کُنیت ولَقَب:

حضرت علامہ بدرُ الدِّین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شرح سُنَنِ اَبی داوٗد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سلسلہ نَسَب اس طرح ذکر کرتے ہیں: حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ بن عُثمان قرشی تیمی مدنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے، آپ کی کُنیت ابُو محمد ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق پَرَسْت سے آپ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیر

کے لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ، حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عشیرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُود کے القابات سے یاد فرمایا۔ (المعجم الکبیر، ۱/۱۱۲، حدیث: ۱۹۷)

حضرتِ امام عَبْدُ الرَّءُوف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ان القابات سے نوازنے کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کثرت سے سَخاوت کرنا ہے۔ (فیض القدیر حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ج ۴، ص ۳۵۷) حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مکّہ مُکرمہ کے رہنے والے تھے، حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبیلہ بنو تَیم سے تعلق تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی نَسبی تَعلُّق ہے، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرح آپ کا سلسلۂ نَسب بھی ساتویں پُشت میں (حضرت کعب بن مُرّہ پر) حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جا ملتا ہے۔ (حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۹، ملخصاً)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے رشتہ:

حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان سے ایک خاص تعلق تھا اور وہ اس طرح کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بہن حضرت حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پھوپھی سَیِّدہ اُمَیمہ بنتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی صاحبزادیاں تھیں۔ (یُوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہم زُلف بھی تھے۔) (حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۳۵)

حُلیہ مُبارک:

امام حاکم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک یُوں بیان فرماتے ہیں کہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رَنگت سُرخی مائل سفید تھی، قَد مُتوَسِّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب کسی طرف مُڑتے تو پُورے رُخ سے مُتوجِّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خُوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔ (المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، ۴/ ۴۴۹) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عام طور عُصْفُر (زرد رنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا لباس زَیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۷ ۴ طلحۃ بن عبید اللہ، ج ۳، ص ۱۶۴)

حَضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۲ الزبیر بن عوّام، ج ۳، ص ۷۴) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں: (1) محمد (2) عمران (3) مُوسیٰ (4) یعقوب (5) اسماعیل (6) اسحاق (7) زکریّا (8) یُوسُف (9) عیسیٰ (10) یحییٰ (11) صالح رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ پاک کے بَرگُزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سُنَّت ہے۔ لٰہذا والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تُحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حشر برپا ہو گا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات کی بارگاہ میں بُلایا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "قیامت کے دن تم

اپنے اور اپنے آباء(باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔“ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث ۴۹۴۸)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار، گلوکار، فنکار یا (مَعَاذَاللہ) غیر مُسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمانوں کی اَوْلاد کو کل میدانِ محشر میں غیر مُسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنتخاب کی ذِمّہ داری کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عُموماً شرعی مَسائل سے ناواقِف ہونے کی وَجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے۔اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صحابۂ کرام و تابعین عِظام اور اَوْلیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھے جائیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اللہ والوں سے رُوحانی تعلُّق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہَستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے اس کی زِندگی پر مَدَنی اَثرات بھی مُرتَّب ہوں گے۔ان شاءَ اللہ

پیارے اسلامی بھائیو! بچوں کے نام رکھنے سے مُتَعَلِّق شَرعی اَحکام جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، **”نام رکھنے کے اَحکام“** کا مُطالَعہ کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ آخر میں اچھے ناموں کی فہرست بھی درج ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رَغبتی وسَخاوت:

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے اچھے نام رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی

اچھی تربیت بھی کرنی چاہیے، دُنیا کی مَحبّت میں مَست رہنے، دَھن کمانے کی دُھن میں مگن رہنے کے بجائے، انہیں خوفِ خدا و عشقِ مُصطفےٰ کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی طرف رَغْبت اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی دینا چاہیے۔ اللہ پاک کے مُقرَّب و محبوب بندے خاص طور پر حَضَراتِ انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللهِ عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِين دُنیا اور اس کی مَحبّت سے بے پرواہوتے ہیں۔ حَضْرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی اِنہی مُبارَک ہستیوں میں سے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کبھی دُنیا سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جَمْع کرنے کے بجائے، اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لیے راہِ خُدا میں لُٹا دیا۔

مَنْقُول ہے کہ ایک بار حَضْرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو رات کے وَقْت حَضْرَمُوت سے سات(7) لاکھ دِرْہَم مَوصُول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہو گئے۔ زَوجۂ مُحترمہ نے عرض کی: "آج آپ کو کیا ہوا ہے؟" فرمایا کہ مجھے یہ فِکر دامن گِیر ہے (یعنی میں اس وَجہ سے بے چین ہوں) کہ جس بندے کی راتیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں عِبادَت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اس قَدر مال کی مَوجُودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ رکھنے والی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زَوجہ نے بڑے اَدَب سے عَرْض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بُھول رہے ہیں؟ صُبْح ہوتے ہی انہیں بُلا کر یہ سارا مال ان میں تَقْسیم کرنے کی نِیَّت فرما لیجئے اور اس وَقْت بڑے اِطْمینان کے ساتھ رَبّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیے۔ نیک بخت زَوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دل خُوشی سے سرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تھیں۔

چُنانچہ، صُبْح ہوتے ہی حَضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مُہاجرین و اَنصار میں سارا مال تقسیم کرنا شُروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حِصّہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی خِدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زَوجہ مُحْتَرمہ حاضِر ہوئیں اور عرض کی: ’’اے ابُو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حِصّہ ہے؟‘‘ تو اِرشاد فرمایا: ’’آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔‘‘ فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرْہم ہی رہ گیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبیداللہ، ج ۳، ص ۱۹ ۔ مفہوماً)

اللہ پاک سے تجارت کا نَفع:

پیارے اسلامی بھائیو! حَضرتِ طَلْحَہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرح جو بھی راہِ خُدا میں اِخلاص و اچھی نیّت کے ساتھ مال خَرچ کرتا ہے، اللہ پاک اسے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتوں اور اجرو ثواب سے نوازتا ہے۔ چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اُس قرض کو بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفتی سید محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ’’خزائن العرفان‘‘ میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ نے) راہِ خُدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ کمالِ لُطف و کرم ہے۔ (کیونکہ) بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عَطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے، مگر قرض سے تَعبیر فرمانے میں یہ (بات) دل نشین

کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اِطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا، وہ اس کی واپسی کا مُستَحِق ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس اِنْفاق (خرچ کرنے) کی جزاء بالیقین (لازماً) پائے گا اور بہت زِیادہ پائے گا۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۴۵)

طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یومیہ نَفع:

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہر گز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دُنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل (اچھا بدلہ) عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ مزید بڑھتا ہے جیسا کہ

حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث۲۵۸۸)

حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے پروَرْدگار کی راہ میں جو مال خرچ کیا، اس کا حقیقی نَفْع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا، مگر دُنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ مَروی ہے کہ حَضرت طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرْہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر الحدیث:۱۹۲، ج۱، ص۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو صدقہ کرنے کا کیسا اِنْعام ملا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم سے زائد تھی۔ اور صدقات و خیرات دینے کا معاملہ یہ تھا کہ حضرت قَبِیْصہ بن جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہا، تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بن مانگے

لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (المعجم الکبیر، حدیث: ۱۹۴، ۱/۱۱۱) اور یہ بھی مَنْقُول ہے کہ بسا اوقات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں میں اتنا مال تَقْسِیم فرماتے کہ اپنے لیے کچھ بھی نہ چھوڑتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجہ حَضْرتِ سُعْدٰی بنتِ عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتی ہیں کہ "حضرت طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے، کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لباس ایسا نہ تھا، جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔" (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث: ۹۷، ج۷، ص ۴۲۴)

پیارے اسلامی بھائیو! حَضْرتِ طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبۂ اِیثار بھی خُوب تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی تمام تَر آسائشوں کو دوسرے مُسلمانوں کی خاطر قربان کردیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خیر خواہی کرتے ہوئے اپنی ذات پر دوسرے مسلمانوں کو ترجیح دی۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حَضْرتِ علّامہ مَوْلَانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سُنَّت" میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتَعَلِّق ایک بڑی ہی خُوبصورت حکایت نَقْل فرماتے ہیں۔ چنانچہ،

حَضْرتِ داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "میں نے شیخ احمد حمّادی سَرَخْسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ان کی تَوبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے: "ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر "سَرَخْس" سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخْمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بہُت سارے دَرِندے اِکٹھے ہوگئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخْمی اُونٹ کو چِیرا پھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا، جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ

پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شَیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جاچکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔

میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بَزَبانِ فَصیح بولا: "احمد! ایک لُقمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔

میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتأثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ کریم سے لَو لگالی۔" (کَشفُ المَحجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر اِیثار کر کے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ پاک کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ "ایک لُقمہ کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔" سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: "جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، ۹/۷۷۹)

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے

بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر اِیثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَسْت پر بِٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے، سُنَّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ (مدینے کی مچھلی، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 39 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! ایثار کا جذبہ پانے اور دیگر نیک اعمال کی عادت بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر اور ''نیک اعمال'' کا رسالہ پُر (Fill) کرنے کا معمول بنالیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ''72 نیک اعمال'' میں سے ایک نیک عمل نمبر 39 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ وقت کے لئے مدنی چینل دیکھا؟ پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! مدنی چینل 100 فیصد اسلامی چینل ہے اور اس کے مختلف پروگرامز میں نیکی کی دعوت، سنتیں اور فرض علوم سکھائے جا رہے ہوتے ہیں آپ اپنے گھر میں مدنی چینل دیکھنے کا معمول بنالیجئے، ان شاء اللہ بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا نیز ہر ہفتے کو ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی پکی نیت فرمالیجئے کہ مدنی مذاکروں میں شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے حکمت بھرے جوابات عطا فرماتے ہیں، مدنی مذاکروں میں

علم کا خزانہ ہاتھ لگتا اور بہت سی دینی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

روایتِ حدیث میں اِحتیاط:

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے جذبۂ اِیثار کے بارے میں سُنا اور ضِمناً اِیثار کا ثواب کمانے کے چند طریقے بھی سیکھے۔ یاد رہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں پائی جانے والی یہ پاکیزہ عادات و صِفات، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیّت کا ہی نتیجہ ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اَکْثر اَوقات جلوۂ محبوب کی تابانیوں سے مَحْظُوظ (یعنی مسرور و خوش) ہوا کرتے، آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہتے ہوئے ہر مُعاملے میں رَہنُمائی طَلَب کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ حق تَرجمان سے بیان ہونے والے فرامین سُن کر نہ صِرف خُود عمل کرتے بلکہ کمی بیشی کیے بغیر اِنْتہائی اِحتیاط کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتے۔

اگر کسی بات میں ذَرّہ برابر بھی شک ہوتا کہ یہ اَلفاظ سرورِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہیں ہیں تو کبھی بیان نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو اِبْتدائے اِسلام میں ہی اِیمان لائے اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بھی پائی، مگر ان سے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ مروی ہیں۔ حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شُمار بھی ان جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، جنہوں نے بہت کم اَحادیثِ مُبارَکہ روایت کی ہیں۔ چنانچہ، حَضرت علامہ بدرُ الدِّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں کہ حَضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کُل اَڑتیس (38) احادیثِ مُبارکہ مروی ہیں، ان میں سے تین (3) اَحادیث بُخاری شریف میں اور چار (4) مُسلم شریف میں ہیں۔ (شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، حدیث: ۶۶۲، ج ۳، ص ۲۴۲)

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اَحادیث بیان کرنے میں اِحْتیاط سے کام لیتے۔ حضرت

اِبنِ حَوْتَکِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے حدیث کے مُعاملے میں بات کی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں حدیث میں مجھ سے کمی بیشی نہ ہو جائے، تو میں تمہیں ضَرور اَحادیثِ مُبارکہ بیان کرتا۔ (طبقاتِ کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۲۱)

ایک شخص نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے خرگوش کے مُتَعلّق پُوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے حدیث میں کمی بیشی ناپسند ہے، اس لیے میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں، جو اِس مُعاملے میں تمہاری رَہنُمائی کرے گا۔"پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس شخص کو حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس بھیجا۔ جب اُس شخص نے اُن سے اِس مُعاملے میں بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ فُلاں فُلاں جگہ پر تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک خرگوش بَطورِ تُحفہ بھیجا گیا تو ہم نے بھی اس کا گوشت تناوُل کیا۔" (مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الاطعمہ، فی آکل الارنب، ۵/۵۳۵، حدیث:۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ قَطعی جنّتی صحابی ہونے کے باوُجود فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حدیث بیان کرنے کے مُعاملے میں حددَرَجہ اِحْتیاط فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سَفَر و حَضر دونوں میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طویل رَفاقت کی سَعادت حاصل کی تھی۔ آپ چاہتے تو وہ حدیثِ مُبارکہ خُود بھی بیان فرماسکتے تھے، لیکن اپنے اَصحاب کی تربیت کی خاطر انہیں دوسرے صاحبِ عِلْم صحابی کے پاس بھیج دیا۔ بیان کردہ روایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ خرگوش کا گوشت کھانا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ثابِت ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ہمیں کسی بات کا صحیح طرح سے عِلْم نہ ہو یا عِلْم تو ہو مگر اس میں شک ہو یا ہم اس کیفیّت میں نہ ہوں کہ اس سُوال کا صحیح جواب

دے سکیں، تو سائل یعنی سُوال کرنے والے کو کسی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ سُنّی عالِم یا مُفْتی صاحب کی طرف بھیج دیں تاکہ اُن کی صحیح رَہنمائی ہو، خُصُوصاً قرآن و سُنَّت اور شَرعی اَحْکام کے مُعاملے میں اِحتیاط بہت ضروری ہے، خُود کوئی جواب دینے کے بَجائے عالم و مُفْتی سے رُجُوع کرنے کا مَشْورہ دیں، اِسی میں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے، اپنے قیاس اور اَٹکل سے کسی کو بغیر تَصدیق کے کوئی شَرعی مسئلہ بتانے سے سخت اِجْتناب کریں۔ خُدا نخواستہ کسی کو غَلَط مسئلہ بتادیا اور اس نے اس پر عمل کرلیا نیز اس نے آگے بھی پھیلا دیا تو ہو سکتا ہے کہ ان تمام کا وبال بھی ہمارے گلے میں آجائے۔

دارُالاِفتاء اہلسنّت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تَحت چلنے والا اَہم شُعبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت روز بروز ترقّی کی مَنازل طے کرتا جارہا ہے۔ اس وَقْت دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت، اس سے مُنْسَلِک مُفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام تحریری فتاوٰی، نیشنل واِنٹر نیشنل فون نمبرز، واٹس اَیپ(Whatsapp)، ویب سائٹ، ای میل، مکتوبات کے جوابات، تربیتی اجتماعات، مدنی چینل، مدنی مشوروں، کُتُب کی تحریر و تفتیش اور سائلین سے بِالْمُشافَہ مُلاقات کے ذَرِیعے مُسلمانوں کی شَرعی رَہنمائی میں مشغول ہیں۔ آیئے! اس کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ بیان دارُالاِفتاء کی گیارہ(11) شاخوں سے ماہانہ کم و بیش 650 تحریری فتاوٰی جاری ہوتے ہیں اور اب تک ایک لاکھ سے زائد تحریری فتاوٰی جاری ہو چکے ہیں۔ ہر ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر مَوجُود دارُ الاِفتاء اہلسُنَّت کی سروس کے ذَرِیعے مَوصُول ہونے والے 4000(چار ہزار) سے زائد سُوالات کے جوابات (بذریعہ آواز)اور دارُ الاِفتاء کے ای میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) کے ذَرِیعے ماہانہ کم و بیش آٹھ سو(800) سوالات کے جوابات نیز چار نیشنل موبائل نمبرز اور تین(3) انٹر نیشنل نمبرز کے ذَرِیعے پاکستان، یوکے، یورپ،

امریکہ اور دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو ماہانہ کم و بیش دس ہزار (10000) کے قریب سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء سے (whatsapp) نمبر بھی آن کر دیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پہلے ہی دن 1500 سے زائد پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اُمید ہے کہ اس سَہولت کے ذَرِیعے بھی ماہانہ ہزاروں سائلین کو شرعی رَہنمائی فراہم کی جائے گی نیز ہر ماہ دارُ الاِفتاء میں آنے والے سائلین کو کم و بیش ساڑھے چار ہزار (4500) سے زائد زبانی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دارُ الاِفتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام کی جانب سے کافی عرصہ سے مدنی چینل پر ہفتے میں 8 سلسلے دارُ الاِفتاء اہلسنّت (تین سلسلے)، اَحکامِ تِجارت، فیضانِ عِلْم، فیضانِ اِسلام، اَسباقِ تَصوُّف وغیرہ براہِ راست پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریکارڈڈ سلسلے بھی مدنی چینل کی زِینت بنتے ہیں۔ دارُ الاِفتاء کا فیس بُک پیج (Facebook Page) بھی مَوجُود ہے، جس پر مدنی چینل پر ہونے والے دارُالاِفتاء کے سلسلوں کے کِلپ، مُختلف مَواقع کی مُناسَبت سے فتاوٰی اور بہارِ شریعت سے مُختلف مَوضُوعات پر مُنتخب شُدہ مَسائل کو اَپ لوڈ (Upload) کیا جاتا ہے۔ فیس بُک پیج (Facebook Page) کا لِنک نوٹ فرمالیں۔

(www.facebook.com/DaruliftaAhlesunnat)

(ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ فیس بُک ڈاٹ کام سلیش دارالافتاء اہلسنت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تنظیمی مَسائل میں شرعی رَہنمائی کیلئے کراچی اور لاہور میں اِفتاء مکتب قائم کئے گئے ہیں، جن میں دعوتِ اسلامی کے مُختلف شعبہ جات میں کئے جانے والے دینی کاموں کا شرعی اُصولوں کے مُطابِق جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں مَساجد، نئی تعمیر ہونے والی مَساجد

، جامعات المدینہ، مدارسُ المدینہ ، دارُالمدینہ اور اِجارہ کے شرعی مُعاملات بھی دیکھے جاتے ہیں ۔ مُسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مَسائل کے حل کیلئے مَجلس تحقیقاتِ شَرعیہ بھی قائم ہے جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ عُلماء و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔ آپ سے بھی مدنی اِلتجاہے کہ شَرعی مَسائل میں رَہنمائی حاصل کرنے کیلئے دارُالاِفتاءاَہلسُنَّت سے ضَرور رابطہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شُجاعت کے سَتّر (70) سے زائد تَمغے:

حضرت طلحہ بن عُبَیۡدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شُمار ان جانثار صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قُربان کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِسلام کی سَربُلندی کیلئے کئی مَواقع پر شُجاعت و بہادُری کے جَوہر دِکھائے اور اپنی جان کی پروا کئے بغیر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفاظت کی خاطر کُفّار سے مُقابلہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ہمّت و شُجاعت کا ذِکر کرتے ہوئے اَمِیۡرُ الْمُؤمنین حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم حضرت طلحہ بن عُبَیۡدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر سَتّر (70) سے زائد چھوٹے بڑے زَخم ہیں اور ان کی اُنگلیاں بھی کَٹ چکی ہیں۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ طلحۃ بن عبیداللہ، ۱/۱۱۲، حدیث: ۳۶۹) آپ کی شُجاعت و بہادُری دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: طلحہ کیلئے (جنَّت) واجب ہو گئی۔ (ترمذی، ۵/۴۱۲)

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کئی غَزوات میں اپنی شُجاعت و بہادُری دِکھائی اور بالآخر جنگِ جَمَل کے دوران گیارہ (11) جُمادی الاُخریٰ ۳۶ھ (بروز جمعرات) مَروان بن حکم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ٹانگ میں ایک تِیر

مارا، جس سے خُون کی رَگ بُری طرح کَٹ گئی، جب اس کا مُنہ بند کرتے تو ٹانگ پُھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کَثْرت سے خُون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو، یہ اللہ کے تِیروں میں سے ایک تِیر ہے، یعنی میری شَہادت اسی کے ساتھ مُقدّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ نے شہادت پائی۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبیداللّٰہ التیمی، ج ۲، ص ۳۲۰ ملتقطاً)

کتاب کراماتِ صحابہ کا تعارُف

مکتبۃُ المدینہ کی دلچسپ کتاب "کراماتِ صحابہ" میں حضرت طلحہ بِن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے وِصال کے بعد صادِر ہونے والی ایک کرامت تحریر ہے۔ کرامت عرض کرتا ہوں، پہلے کتاب کراماتِ صحابہ کا کچھ تعارف آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

مکتبۃُ المدینہ کی یہ خُوبصورت اور دِینی مَعلُومات سے بھرپُور کتاب خلیفۂ مُفتیِ اعظم ہند، شیخُ الحدیث حَضرتِ علامہ عبدُالمُصطفیٰ اَعْظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیف ہے، جو 346 صفحات پر مُشْتمل ہے۔ اس کتاب میں آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات ذِکر کرنے کے ساتھ ساتھ کرامت کی تعریف، اس کی اَقْسام اور مثالیں بیان فرمائی ہیں نیز فضائلِ عَشْرۂ مُبَشَّرہ اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُخْتصر حالات بھی اس کتاب میں جابجا خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ نے دَورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں مَوجُود آیاتِ قرآنیہ، اَحادیثِ مُبارکہ، روایات و فقہی مَسائل وغیرہا کی اَصْل مآخذ سے حتَّی الْمَقْدُوْر تخریج و تفتیش کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی کتاب کے صَفْحَہ

118 پر ہے کہ شہادت کے بعد حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بصرہ کے قریب دَفن کر دیا گیا، مگر جس مَقام پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قبر شریف بنی وہ نَشیب (گہرائی) میں تھا، اس لئے قبر مُبارَک کبھی کبھی پانی میں ڈُوب جاتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو بار بار مُتواتر خواب میں آکر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا۔ چُنانچہ اس شخص نے حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دس ہزار دِرْہم میں ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حَضرتِ طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مُقدَّس لاش کو پُرانی قَبر میں سے نکال کر اس قبر میں دَفن کر دیا۔ کافی مُدّت گُزر جانے کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مُقدَّس جسم سلامت اور بالکل ہی تَرو تازہ تھا۔ (اسد الغابۃ، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج ۳، ص ۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی، اس میں ایک مُدّت گُزر جانے کے باوُجود ایک صحابی کا جسمِ مُبارَک سَلامت اور تَرو تازہ رہا تو حَضرات انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصوصاً حُضور سیِّدُ الاَنْبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُقدَّس جسم کی سَلامتی اور شان کا عالَم کیا ہوگا جبکہ حُضور، سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ گرامی بھی مَوجُود ہے: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ** (مشکوۃ، ص ۱۲۱) (یعنی اللہ نے زمین پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے) اسی طرح اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام اپنے لَوازِماتِ زِندگی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زِندہ ہیں، کیونکہ اگر وہ زِندہ نہ ہوتے تو قَبر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام خواب میں آکر زِندوں کو اپنے اَحوال و کیفیّات سے مُطّلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ پاک نے ان کو یہ قُدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی قبروں سے نکل کر زِندوں سے مُلاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب غور فرمایئے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام خاص کر حُضور سیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جِسمانی حَیات اور ان کے تَصرُّفات اور ان کے اِختیار و اِقْتدار کا کیا عالَم ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بَزمِ ہدایت، نوشۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ناخن کاٹنے کی سنتیں و آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے ناخن کاٹنے کی چند سُنتیں و آداب سُنتے ہیں: ☆جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا اِنْتظار نہ کیجئے۔[1] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین (3) دن زائد یعنی دس (10) دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[2]

﴿اعلان﴾

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنتیں تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں

1…دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸

2…دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۲۲۶، ۲۲۵

میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 29 دسمبر 2022ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ناخن کاٹنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی

1 ...الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

شہادت کی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔(درمختار، ۹/۶۷۰، احیاء العلوم، ۱/۱۹۳) ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔(دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/۱۹۳) ☆غُسل فرض ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۸) ☆دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اِس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا خطرہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۸) ☆ناخن کاٹنے کے بعد اِن کو دفن کر دیجئے اور اگر اِن کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کوڑھ سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "کوڑھ سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡبَرَصِ، وَالۡجُذَامِ، وَالۡجُنُوۡنِ، وَسَیِّءِ الۡاَسۡقَامِ۔

(ابوداود، تابع کتاب الصلاۃ، باب فی الاستعاذۃ، ۲/۱۶۳، حدیث:۱۵۵۴)

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں سفید داغوں اور پاگل پن اور کوڑھ اور بُرے اَمراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضانِ دعا، ص۲۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر

ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عِمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اعتکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز (12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد